قرآن کریم......ایک کتابِ انقلاب

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ، پاکستان

جامعۃ الخیر جوہر ٹاؤن لاہور میں ہر ماہ کی آخری اتوار کو بعد نمازِ عصر تا مغرب ''درسِ قرآن کریم'' کے مبارک سلسلہ کا آغاز کیا گیا ہے۔اس سلسلہ کا پہلا ''درس'' پیش کیا جارہا ہے

تمہید: آج سے ہم درسِ قرآن کا باقاعدہ آغاز کررہے ہیں۔درسِ قرآن کا یہ مبارک سلسلہ برس ہا برس سے چلا آرہا ہے اوران شاء اللہ تا قیامت قرآن کی برکات اورانوارات کا یہ لامتناہی سلسلہ جاری رہے گا۔

شرکاء کی فضیلت: اس وقت کے سامعین چونکہ درسِ قرآن کی بنیاد رکھ رہے ہیں اس لئے ہم رہیں یا نہ رہیں اس کی برکات اورانوارات سے ہم تا قیامت مستفید ہوتے رہیں گے،سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ﴿من سن سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها﴾ یعنی جو شخص کوئی نیک کام کی ابتداء کرتا ہے تو اس کا اجر کام کرنے والوں کو بھی ملتا ہے اور جو اس کی بنیاد بنے ہیں ان کو بھی ہمیشہ ثواب ملتا رہتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ بیت اللہ کے بانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ میں عبادت کئے جانے کا ثواب تا قیامت ملتا رہے گا۔اسی طرح جو امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تا قیامت ایمان لارہی ہے تو ان کو بھی ثواب مل رہا ہے۔اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بھی اس کا تمام اجر مل رہا ہے، اس لئے کہ آزاد مردوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہیں۔

فضائلِ قرآن کریم

سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب: دُنیا میں یہ واحد ایسی کتاب ہے جس کو سب سے زیادہ تلاوت کیا جاتا ہے۔ اس زمانہ میں بھی ایسی ایک بڑی تعداد موجود ہے جو یومیہ قرآن کریم ختم کرتی ہے۔صرف برصغیر کے ان مدارس ومساجد میں ان کی تعداد ریکارڈ کی حیثیت رکھتی ہے۔ایک محتاط اندازے کے مطابق صرف خیر المدارس اور اس کی ملتان کی شاخوں میں یومیہ ساڑھے تین ہزار قرآنِ کریم ختم ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے اس کا نام ''قرآن''یعنی'' سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب'' رکھا، کیونکہ یہ بات اللہ جل شانہٗ کو معلوم تھی کہ دنیا میں یہ واحد ایسی کتاب ہوگی جو سب سے زیادہ پڑھی جائے گی۔

قرآن سب سے زیادہ لکھی جانے والی کتاب: اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس وقت تمام عالم میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی اور لکھی جانے والی کتاب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا نام کتاب بھی رکھا گیا۔ ''ذلک الکتاب'' الحمدلله الذی انزل علی عبده الکتاب '' اور کتابت میں بھی کمال کو چھوا گیا ہے۔ دنیا میں ایسے نسخے بھی ہیں جن کو پورا سونے کے پانی سے لکھا گیا ہے اور ایسے بھی دیکھے ہیں کہ جن کی ایک سطر سونے اور ایک سطر چاندی کے پانی سے لکھی گئی ہے۔

سب سے زیادہ حفظ کی جانے والی کتاب: دنیا میں سب سے زیادہ حافظ صرف اور صرف قرآن کریم کے ہی موجود ہیں جن میں بچے، بوڑھے، جوان، عورتیں سب ہی شامل ہیں اور اس کا یہ بھی معجزہ ہے کہ یہ بہت جلد یاد بھی ہو جاتا ہے. بعض حضرات نے اس کو ایک ہفتہ میں یاد کیا۔

حفظ قرآن کا واقعہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بچپن میں ان کے والد تحصیلِ علوم دینیہ کے لئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لائے۔ استاذ نے پہلی نظر سے بچے کی فطانت کو بھانپ لیا۔ والد سے پوچھا کہ یہ حافظ ہے؟ کہا کہ نہیں، تو فرمایا کہ ان کو پہلے حافظ بنا دو تا کہ کل احکام کے استنباط میں ان کو مشکل نہ آئے۔ ایک ہفتہ کے بعد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کے ساتھ واپس آئے اور فرمایا، الحمدللہ میں نے ایک ہفتہ میں قرآن کریم حفظ کرلیا ہے اور پھر علوم اسلامیہ کی تحصیل میں لگ گئے اور بہت سی کتابیں ذخیرہ چھوڑی۔ قانونِ اسلامی پر لکھی ہوئی ایک کتاب ''مبسوط'' کو ایک غیر مسلم نے پڑھا تو یہ تبصرہ کیا: ''جب چھوٹے محمد رحمۃ اللہ علیہ کے علم کا یہ حال ہے تو بڑے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا کیا حال ہوگا'' اور یہ کہہ کر مسلمان ہو گیا۔

سب سے زیادہ محفوظ کتاب: قرآن کریم تقریباً چودہ سو سال سے آج تک محفوظ ہے اور اس میں رتی بھر بھی کمی وبیشی نہیں ہوئی۔ یہی وہ قرآن ہے جس کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ بعینہٖ یہی قرآن لوح محفوظ میں موجود ہے۔ دنیا میں انقلاب آئے، بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ زمانہ نام ہی انقلابات کا ہے۔ ہر چیز تبدیل ہوئی لیکن جو چیز محفوظ ہے وہ یہ قرآن کریم ہے۔

سب سے زیادہ علم والی کتاب: قرآن کے معجزات میں سے ایک یہ بھی معجزہ ہے کہ یہ دنیا میں سب سے زیادہ علوم کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ جتنے علوم اس میں پوشیدہ ہیں، کسی اور کتاب میں نہیں ہیں۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک دفعہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے شاگرد کے یہاں جانا ہوا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے پرتپاک استقبال کیا۔ کھانا پیش کیا گیا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب پیٹ بھر کے کھایا۔ دیکھنے والوں کو اعتراض ہوا کہ اللہ والے تو بہت کم کھاتے ہیں اور یہ اتنے بڑے امام ہو کر کیونکر زیادہ تناول فرما رہے ہیں۔ بالآخر رات ہوگئی اور بستر پر تشریف لے گئے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے پانی کا لوٹا بھر کے رکھ دیا تا کہ صبح تہجد میں تکلیف نہ ہو۔ صبح ہوئی تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ لوٹا ویسے ہی بھرا رکھا ہے اور استاذ محترم چادر منہ پر

لئے سو رہے ہیں۔ جگایا کہ حضرت نماز فجر کا وقت ہو گیا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اٹھے اور بظاہر بغیر وضو سنتیں اور فجر کے فرائض ادا کئے۔ ناشتے کے وقت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی بیٹی آئیں اور اس نے پوچھا کہ کیا اللہ والے کھانا زیادہ کھاتے ہیں اور کیا وہ تہجد بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے اور فرمایا کہ سفر میں میرا سامان کھو گیا تھا اور قافلے والوں کے کھانے پر مجھے اطمینان نہ تھا۔ چنانچہ جب میں تمہارے گھر پہنچا تو کھانے سے حلال کی خوشبو آ رہی تھی۔ میں کئی دن سے بھوکا تھا اس لئے میں نے خوب کھایا، اور دوسرا سوال کہ میں نے تہجد نہیں پڑھی تو سنو، میں جب کھانا کھا کر بستر پر گیا تو اس کی برکت سے میرا دھیان فوراً اس کی طرف چلا گیا جو تم نے نماز میں تلاوت کی تھی، یعنی یاایھاالذین آمنو اذا تداینتم بدین (الخ) میں نے سوچا اس سے یہ مسئلہ بھی نکلتا ہے اور یہ حکم بھی نکلتا ہے۔ میں ساری رات اسی طرح مسئلے نکالتا رہا۔ جب صبح تم نے مجھے جگایا تو میں نماز کے لئے تیار تھا اور اس وقت تک میں ۱۰۴ مسائل اس آیت سے نکال چکا تھا۔ فرمایا کہ اگر میں تہجد پڑھتا تو صرف مجھے فائدہ پہنچتا لیکن جب یہ مسائل امت تک پہنچیں گے تو پوری امت کو فائدہ پہنچے گا تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی گویا ہوئی کہ واقعتاً ہماری عبادات کا فائدہ صرف ہم تک محدود ہے جبکہ والد محترم کے استاذ کی عبادت کا فائدہ قیامت تک آنے والی امت کو پہنچے گا۔ تو معلوم ہوا کہ قرآن سب سے زیادہ علم والی کتاب ہے۔

قرآن سب سے مقدس کتاب: قرآن کریم کی تقدیس بھی سب سے اعلیٰ ہے۔ اس کی عزت و شرف کا بھی دنیا میں کوئی ثانی نہیں ہے اس لئے کہ زمین و آسمان، چاند و سورج، ستارے، میں اور آپ، جنات، ملائکہ، انبیاء، اولیاء، علماء، قطب، ابدال ان سب کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ یہ سب خدا کی مخلوق ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز خدا کی ذات سے نکل کر نہیں آئی جبکہ قرآن کریم خدا کی ذات سے نکلا ہوا ہے۔ یہ خدا کا کلام ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب بھی ہے اور کلام بھی جبکہ انجیل، بائبل، زبور صرف کتابیں تھیں۔ قرآن کریم اللہ کی ذات سے نکلا ہے اور اللہ کا کلام ہے۔ اس لئے فرمایا: تبسر کوا بالقرآن العظیم لانه خرج من الله تعالیٰ، یعنی قرآن کریم سے برکت حاصل کرو، کیونکہ یہ اللہ کے اندر سے نکل کر آیا ہے۔ معلوم ہوا کہ اس سے بڑھ کر کوئی شئی زیادہ باعث برکت نہیں، کیونکہ یہ اللہ کا بول ہے۔ اس کا پیغام اور اس کا کلام ہے، اور ہم بھی کتنے خوش نصیب ہیں کہ پیغمبر بھی اعلیٰ دیئے، کتاب بھی اعلیٰ دی۔ شاگرد اساتذہ کے ملفوظ کو جمع کرتا ہے اور اس کو اپنے سینے میں محفوظ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مرید اپنے شیخ کی باتیں محفوظ کرتا ہے تو میں آپ بھی خوش نصیب بن سکتے ہیں جبکہ خدا کے کلام کو اپنے سینے میں محفوظ کریں اور اس سے محبت رکھیں۔ یاد رکھیں محبت کرنے والے تو چھوٹی چھوٹی نسبتوں سے محبت کیا کرتے ہیں۔ مجنوں لیلیٰ کی گلی کے کتے اور اس کے در و دیوار سے بھی پیار کرتا ہے تو یہ محال ہے کہ ایک مومن ہو اور اس کو خدا کی محبوب کتاب جو کہ خدا کا تحفہ اور اس کا کلام ہے محبوب اور پسند نہ ہو۔

واقعہ: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ننانوے مرتبہ خدا کی زیارت ہوئی تو سوچا اب اگر زیادہ ہوئی

تو میں پوچھوں گا کہ اے اللہ آپ کا قرب کس طرح ملتا ہے۔ فرمایا کہ جب سویں مرتبہ دیدار ہوا تو میں نے پوچھ لیا کہ اے اللہ آپ کا قرب قرب والوں کو کس طرح نصیب ہوتا ہے تو اللہ نے فرمایا: بتلاوۃ القرآن ،قرآن کی تلاوت کے ساتھ۔ پوچھا۔ بفھم او بلافھم سمجھ کر پڑھنے سے قرب ملتا ہے یا بغیر سمجھے بھی۔ فرمایا کہ قرآن کی تقدیس اتنی اعلیٰ ہے کہ اگر کوئی بغیر سمجھے بھی پڑھے تو اس کو بھی قرب حاصل ہو جاتا ہے۔

درد اور دکھ کی بات: لیکن یاد رہے کہ مسلمانوں نے قرآن کے پڑھنے میں ادب واحترام میں کمی نہیں چھوڑی۔ الحمد للہ حق ادا کیا، لیکن مسلمانوں نے قرآن کو سمجھنے کا حق ادا نہیں کیا۔ ہم عمر کی پختگی تک پہنچ گئے، بڑی بڑی کتب کے ترجمے ہمارے لئے آسان ہیں، مشکل سے مشکل چیز حل کرنا ہمارے لئے آسان ہے، لیکن افسوس ہے کہ ہم کو ان چھوٹی سورتوں کا ترجمہ و مفہوم تک معلوم نہیں جو روز نماز میں تلاوت کی جاتی ہیں۔ قرآن صرف وعظ وتذکیر اور نصیحت اور ادب واحترام کی ہی کتاب نہیں بلکہ یاد رکھئے کہ دین ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور اس ضابطہ حیات کا سب سے بڑا قانون یہ قرآن ہے اور آج ہمارے اندر غلط عقائد ونظریات پرورش پا رہے ہیں وہ سب قرآن کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہیں۔

قرآن میں تو خدا نے ایک سحر رکھا ہے۔ جو پڑھتا ہے وجد وسرور کی کیفیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ حضرت شاہ جی عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جب تلاوت فرماتے تو غیر مسلم تک جھوم جاتے اور اگر معنیٰ سمجھتے ہوتے تو کلمہ پڑھے بغیر نہ رہ پاتے۔ یاد رہے کہ یہ ہمارے مدارس دینیہ ہماری تمام علمی کاوشیں اور تمام کتابِ نصاب درحقیقت قرآن سمجھنے کے لئے ہیں۔ ان تمام کی بنیادی چیز قرآن ہے لیکن افسوس کہ آج کا مسلمان قرآن نہیں سمجھتا، حالانکہ قرآن بہت آسان ہے تو اس لئے ہم نے آج سے ارادہ کرنا ہے اور اس درس قرآن کے ذریعہ قرآن کو سمجھنا ہے۔

قرآن پر اجر وثواب: ابن ماجہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "اے ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو صبح اٹھ کر اگر ایک آیت قرآن کی تلاوت کرے تو یہ سو آیات نفل سے زیادہ بہتر ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم نے علم کا کوئی مسئلہ یا اس کا کوئی باب سیکھا، اگرچہ اس کی کوئی ضرورت معاشرے میں ہو یا نہ ہو تو فرمایا کہ ایک ہزار رکعات نفل سے بہتر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے جو شخص ایک آیت تلاوت کرتا ہے تو اس پر اللہ کی طرف سے سکینہ اور اطمینان نازل ہوتا ہے اور اللہ کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔ تو ہم انشاء اللہ آج سے اس درس کا آغاز کرتے ہیں جو حقیقت میں درسگاہ کی شکل ہوگی اور آپ حضرات کے پاس قرآن کریم ہوگا اس لئے آج سے ارادہ کرلیں کہ آج سے ہم اپنا نام قرآن کے طالب علموں میں لکھواتے ہیں۔

درس کے اوقات: ہمارا معمول یہ ہوگا کہ انگریزی ماہ کی آخری اتوار کو عصر سے مغرب کے دوران یہ درس ہوگا اور ہم انشاء اللہ اس تھوڑے سے وقت میں ہی معلوم کریں گے کہ اللہ نے ہمارے لئے آسمان سے کیا ضابطہ وقانون اتارا ہے۔

علم کے ذرائع: اللہ تعالیٰ نے بندہ کو اس دنیا میں آزمائش کے لئے بھیجا ہے۔ یہ دار الامتحان ہے۔ ارشاد باری

ہے۔تم اس دنیا میں اس لئے آئے ہوتا کہ ”لیبلو کم ایکم احسن عملاً“ اور عمل سے پہلے علم کا جاننا ضروری ہے اور علم کے تین ذریعے ہیں۔ایک علم کا ذریعہ حواس ہے۔ جیسے آنکھ، زبان، کان، ناک، ہاتھ۔تو یہ حواس ہیں۔ یہ بھی علم کا ذریعہ ہیں۔نمبر۲ عقل، اور نمبر۳ وحی۔لیکن حواس کا دائرہ محدود ہے۔ جو چیز سامنے ہے ہم وہ تو دیکھ سکتے ہیں لیکن جو دیوار کی دوسری طرف ہے اس کو آنکھ کے ذریعے نہیں دیکھا جاسکتا۔

اور عقل پھر یہ بتاتی ہے کہ اس دیوار کا کوئی معمار یا مزدور بھی ہوگا جس نے اس کو تعمیر کیا ہے لیکن اس مستری یا مزدور کو آپ نے آنکھ سے نہیں دیکھا تو عقل سے پہچانا اس دیوار کا استعمال جائز ہے یا ناجائز، حلال ہے یا حرام اس کا پتہ وحی سے چلے گا۔انسانی عقل وحواس صرف دنیا کی چیزوں کے بارے میں بتاسکتے ہیں۔دنیا کے بڑے بڑے ڈاکٹر مرنے والے کے پاس کھڑے ہوتے ہیں کہ بس یہ مرنے والا ہے، آخری سانس لے رہا ہے، لیکن آج تک بڑے سے بڑا ڈاکٹر یہ نہیں بتاسکا کہ جب انسان مرتا ہے تو اس کی روح کہاں جاتی ہے اور یہ بتا بھی نہیں سکتے۔یہ بتائے گا تو اللہ کا محبوب پیغمبر بتلائے گا۔

جنت وجہنم، میدان حشر، حلال وحرام کیا ہیں اس کا فیصلہ عقل یا حواس نہیں کرسکتی۔اس کا علم صرف اور صرف وحی سے ہوگا۔قرآن اللہ تعالیٰ کی وحی ہے۔یہ قرآن بتلائے گا اس لئے آج سے ارادہ کرلیں کہ ہم نے قرآن کو سمجھنا ہے اور پابندی سے درس میں شرکت کرنی ہے۔

قرآن سے پہلے چار چیزوں کی ضرورت: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کے علم سے پہلے چار آداب کا جاننا ضروری ہے۔

(۱) اخلاص: صرف رضائے الٰہی مقصود ہو، دکھلاوا، شہرت مطلوب نہ ہو۔(۲) خشوع وخصوع: عاجزی اور اللہ کا ڈر بھی ہو۔ انکساری اور محتاجی وخشیت کے ساتھ اللہ کے کلام کو سنے۔(۳) طہارت: ظاہریۃ و باطنیۃ سے آراستہ ہو۔ظاہری طہارت کا مطلب وضو یا غسل کی ضرورت ہو تو وہ کرے۔لا یمسہ الا المطھرون اور باطنی طہارت یہ کہ اس کا دل گناہوں سے پاک ہو۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قرآن حقیقی نفع اس کو دے گا جس کی زبان، ہاتھ، کان، ناک اور تمام اعضاء گناہوں سے پاک ہوں۔(۴) دعا: دعا بھی کرتا رہے۔اے اللہ! میرے سینے کو اپنے علوم کے لئے وافر فرمادے۔ ”رب زدنی علما“ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا حضور علیہ السلام کو سکھائی ہے۔پھر جو جو معلوم ہوتا جائے اس پر عمل بھی کرتا جائے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سورۃ بقرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سات سالوں میں پڑھی اور آج ہم اس کو سات دن میں ختم کردیتے ہیں۔کیوں؟ فرمایا، ایک ایک آیت پڑھتا، پھر عمل کرتا، پھر اگلی آیت پڑھتا، پھر عمل کرتا، یوں میں نے سورہ ختم کی۔اس لئے ہمیں چاہئے کہ پابندی کے ساتھ آئیں اور جو یہاں سنا جائے اس پر عمل کریں، ان شاء اللہ اپنی زندگیوں کو قرآن کے ڈھانچے میں ڈھالیں گے۔

☆☆☆